ATONEMENT

کفّارہ

مُصنّفہ

پادری کے۔ این۔ دیناناتھ

ایم۔ بی۔ ڈو۔ ایس۔ اے

ایل۔ ٹی ایچ (انٹرنیشنل تھیولوجیکل سمنری پانڈیچری)

پاسٹر ہولی ٹرنٹی چرچ وارڈن سینٹ جانس کالج

لاہور

۱۹۲۹ء

بار اول ۱۰۰۰ ۲ر

حقیقتِ کفّارہ

پادری کے۔ این۔ دینا ناتھ

"ضرور ہے کہ مسیح بہت دُکھ اُٹھائے
اور مارا جائے" (متی ۱۶/۲۰) ✤

کمال محبت کا انجام کمال دُکھ یا مَوت ہے۔

کمال پاکیزگی کا انجام کمال دُکھ یا مَوت ہے۔

گُناہ سے کمال نفرت کا نتیجہ دُکھ یا مَوت ہے۔

کمال فرمانبرداری کا انجام دُکھ یا مَوت ہے۔

محبت اس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت رکھی بلکہ اس میں ہے کہ اس نے ہم سے
محبت رکھی اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو۔

(۱ یوحنا ۴: ۱۰)

کفّارہ

ضرورتِ کفّارہ چونکہ انسان نے اپنی زندگی کا مرکز اپنے آپ کو خدا کی بجائے بنا لیا ہے۔ اپنی مرضی کو خدا کی مرضی پر ترجیح دینا سیکھ لیا اور اپنے دُشمن شیطان کی غلامی میں پھنس گئے ہیں۔ چونکہ انسان کا دل۔ دماغ و مرضی نہایت حیلہ باز اور روز بروز بدہی ہوتے جاتے ہیں اس لئے گناہ کے باعث خدا سے دُور۔ اُس کی رفاقت سے جُدا۔ اور غضب الٰہی کے مستحق ہیں۔ اور گُناہ کی مزدُوری مَوت ہے"۔ چونکہ انسان اپنی کوشش ور تجویز سے گناہ کی معافی۔ خدا سے رفاقت۔ اور دل کی تبدیلی حاصل نہیں کرسکتا۔ لہذا کوئی ایسی تجویز ہونی چاہیئے جس کے باعث گُناہ کی مُعافی۔ قربت الٰہی۔ اور دل کی تبدیلی ہوسکے۔ وہ تجویز کفارہ ہی ہے۔

سبھوں نے گُناہ کیا۔ اور خدا کے جلال سے محرُوم ہیں"۔
(رومیوں ۲۳/۳)۔

"اگر کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں۔ تو اپنے تئیں فریب دیتے ہیں۔
اور سچائی ہم میں نہیں" (۱ یوحنا ۱/۸)۔

"کوئی انسان جیتی جان تیرے حضور راستباز نہیں ٹھہر
سکتا" (زبُور ۲/۱۴۳)

"مَیں اُٹھ کے اپنے باپ کے پاس جاؤنگا۔ اور اُسے کہُونگا
کہ اے باپ مَیں نے آسمان کا اور تیرے حضور گناہ کیا ہے۔
اور اب اس لایق نہیں کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں" (لُوقا ۱۵/۱۸ و ۱۹)۔

تعریف کفّارہ

کفّارہ وہ تجویز الٰہی ہے جس کے باعث گنہگار کے گناہ ڈھنپ جاتے۔ اور خدا کے لئے یہ ممکن ہوتا ہے کہ وہ گنہگار کو مُعافی بخشے۔

یہ تجویز الٰہی کیا ہے؟

تجویز یہ ہے کہ خدا اپنے پیارے بیٹے کو گنہگار انسانوں کی خاطر دُنیا میں بھیج دیتا ہے تاکہ وہ اپنے آپ کو خدا کے حضور قربان و نذر کر کے فدیہ میں دے اور باغی رعیت اور کھوئے ہوئے بیٹے کا میل خدا سے کرا دے۔

"خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے" (یوحنا $\frac{3}{16}$)۔

"یسُوع مسیح ہمارے گناہوں کا کفّارہ ہے۔ فقط ہمارے گناہوں کا نہیں بلکہ تمام دُنیا کے گُناہوں کا بھی" (۱ یوحنا $\frac{2}{2}$)۔

"محبّت اِس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبّت رکھی۔ بلکہ اس میں ہے کہ اُس نے ہم سے محبّت رکھی۔ اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے گناہوں کا کفّارہ ہو" (۱ یوحنا $\frac{4}{10}$)۔

"مسیح کا لہو جس نے بے عیب ہو کر ابدی رُوح کے وسیلے آپ کو خدا کے سامنے قربانی گُذرانا۔ تمہارے دِلوں کو مُردہ کاموں سے پاک کریگا تاکہ تم زندہ خدا کی عبادت کرو" (عبرانیوں $\frac{9}{14}$)*

پس کفارہ وہ تجویزِ الٰہی ہے جس کے باعث خدا اپنے پیارے بیٹے کو بنی نوع انسان کی خاطر اس دُنیا میں بھیج دیتا ہے۔ گویا خود دُنیا میں آجاتا ہے۔ "تاکہ ذاتِ انسانی اختیار کرکے انسانوں کے درمیان رہے اور ہمارے گوشت اور خون میں شریک ہو کر اور انسانوں کا نمائندہ بن کر گُناہ سے کمال نفرت کا اظہار کرے۔ گناہ اور اُس کے شرمناک اور غمناک نتائج کو محسوس کرکے اپنے اُوپر اُٹھالے۔ شیطان کو مفتوح اور گناہ کو پامال کرکے بدی پر غالب آئے۔ باپ کے مقدس دل کی پُر محبت مرضی کا پورا اظہار کرے۔ اور اُس کی کمال فرمانبرداری کرکے ہماری خاطر اپنے آپ کو خدا کے حضور قربان اور نذر کر دے تاکہ انسان جو اپنی قوت سے توبہ اور فرمانبرداری نہ کرسکتا تھا اُس کے اندرونی دل کی کشش اور اُس کی پاک زندگی کی قوت سے اس قابل بن جائے کہ اپنے آپ کو ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کر سکے جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو" (رومیوں ۱۲)۔

دُنیا میں سب سے بڑی قوت

دُنیا میں سب سے بڑی قوت جو انسان کے دل۔ دماغ۔ مرضی۔ ضمیر اور رُوح پر اثر اور انقلاب پیدا کرتی۔ اپنی طرف کھینچتی اور توبہ اور فرمانبرداری کی طرف راغب کرتی ہے۔ وہ صرف محبت ہی ہے۔ اور محبت جس قدر پاکیزہ اور خود انکارانہ

ہوتی ہے اُسی قدر انسان پر زیادہ گہرا اثر اور کشش پیدا کرتی ہے۔

پس دُنیا میں پاکیزہ اور خود انکارانہ محبت ہی ایک ایسی قوت ہے جو انسان میں دائمی تبدیلی پیدا کرسکتی ہے۔

پس جب خدا کو منظور ہوا کہ انسان کو جو اُس کی رفاقت سے جُدا ہوگیا تھا۔ جس نے اپنی زندگی کا مرکز بجائے خُدا کے اپنے آپ کو بنالیا تھا۔ جس نے اپنی مرضی کو خدا کی مرضی پر ترجیح دینا سیکھ لیا تھا۔ جو دُشمن یعنی شیطان کے پنجے اور غلامی میں پھنس گیا تھا۔ جس کا دل نہایت حیلہ باز اور خدا سے دُور ہوکر غضبِ الٰہی کا مستحق تھا اپنی طرف واپس لائے۔ اس کے دل۔ دماغ۔ مرضی۔ ضمیر اور رُوح پر اثر ڈالے۔ انقلاب پیدا کرے۔ کھوئے ہوئے بیٹے کے دل میں توبہ اور فرمانبرداری پیدا کرے۔ اور بیٹے کو معاف کرکے اپنی پدرانہ شفقت میں پھر واپس لے اور بحال کرے۔ تو ضروری امر تھا کہ اپنی پاکیزہ اور خود انکارانہ محبت کا جو انقلاب اور دلی تبدیلی پیدا کرنے کے لئے سب سے بڑی قوت ہے۔ پُورا۔ کامل اور قطعی اظہار کرے تاکہ انسان اُس کی محبت کو دیکھکر اُس کے گرویدہ ہو جائیں۔

"چونکہ "خدا کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا" (یوحنا ۱۸:۱) اس

لئے انسان اپنی عقل اور کوشش سے خدا کو کما حقہ جان اور اُس کی کمال محبّت ۔ گہری پاکیزگی اور بیقیاس خودانکاری کا اندازہ نہ لگا سکتا تھا ۔ اِس لئے ضرور تھا ۔ کہ خدا خود کوئی ایسی تجویز پیدا کرے اس کے وسیلے ہم پر اپنی کمال پاکیزہ اور خود انکارانہ محبّت کا مکاشفہ کرے ۔

مکاشفہ کی تجویز

باپ کا اپنے اِکلوتے بیٹے کو کمال محبّت و خود انکاری سے گنہگار اور دُشمن دُنیا میں روانہ کر دینا ۔ خدا نے اپنی پاکیزہ ۔ خود انکارانہ محبّت کا اظہار و مکاشفہ کرنے کے لئے اپنے اکلوتے پیارے بیٹے کو ہمارے پاس اس دُنیا میں بھیج دیا " خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا " (یوحنا ۳/۱۶)۔ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو " جو خدا سے خدا ۔ نُور سے نُور ۔ سچے خدا سے سچّا خدا ۔ جس کا اور باپ کا ایک ہی جوہر ہے جس کے وسیلے کُل چیزیں بنیں " ہمارے پاس بھیج دیا ۔ خدا نے اُسے جو " اندیکھے خدا کی صورت اور ساری خلقت کا پلوٹھا ہے ۔ جس سے ساری چیزیں جو آسمان اور زمین پر ہیں دیکھی اور اندیکھی ۔ کیا تخت کیا حکومتیں ۔ کیا ریاستیں ۔ کیا مختاریاں پیدا کی گئیں ۔ ساری چیزیں اُس سے اور اُس کے لئے پیدا ہوئیں ۔ وہ سب سے آگے ہے ۔ اور

اُس سے ساری چیزیں بحال رہتی ہیں" (کلسیوں ۱/۱۷)۔
ہماری خاطر ہمارے پاس روانہ کردیا۔ اور" ہم سے بیٹے کے
وسیلے کلام کرتا ہے" (عبرانی ۱/۲)۔

بیٹے کا تجسّم

جب بیٹے کو پسند آیا کہ ہمیں باپ کی کمال پاکیزہ
اور خود انکارانہ محبت کا مکاشفہ بخشے۔ بنی نوع
انسان کو بحال کرے۔ بیٹے کا باپ سے میل کرائے اور
انسانی ذات میں تبدیلی اور انقلاب پیدا کرے۔ تو اُس
نے اس کام کو سرانجام دینے کے لئے سب سے بہترین
طریقہ یہ اختیار کیا کہ انسانوں میں انسان ہوکر۔ ہمارے
گوشت اور خُون میں شریک ہوکر (عبرانیوں ۲/۱۴)۔ انسانی
ذات کو اپنے میں لے کر اور انسانوں کا نمائندہ بن کر ہمارے
پاس آتا ہے۔ تاکہ ہم اسے ان آنکھوں سے دیکھ سکیں اور
اس کے اندرونی پیغام اور منشا کو سمجھ کر اُس کی پاکیزہ اور
خود انکارانہ محبت کو معلوم کرسکیں۔

"کلام مجسّم ہُوا۔ اور فضل اور راستی سے بھرپُور ہوکر ہمارے
درمیان رہا۔ اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا۔ جیسا
باپ کے اکلوتے کا جلال" (یوحنا ۱/۱۴)۔

" اُس نے اگرچہ خدا کی صورت پر تھا۔ خدا کے برابر ہونے کو
قبضے میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا۔ بلکہ اُس نے اپنے آپ کو خالی

HENRY MARTYN IN
239
DIN

کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی۔ انسانوں کے مشابہ ہو گیا۔ اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر آپ کو پست کیا" (فلپیوں ۲: ۸-۷)

بیٹے کی تجسّم اختیار کرنے میں محبت و خود انکاری

ابن اللہ جو خدا سے خدا اور نُور سے نُور ہے۔ وہ جو سب چیزوں کا پیدا کرنے اور بحال رکھنے والا ہے۔ جب تجسّم اختیار کرتا ہے تو وہ اپنے آپ کو اپنی شان اور جلال سے خالی کر دیتا اور اپنی طاقتوں کو اپنے ذاتی فوائد کے لئے استعمال کرنا ملتوی کر دیتا ہے اور کُل انسانی قیود اختیار کر کے انسانی مُشکلوں۔ آزمائشوں۔ اور تجربوں میں ہمارے ساتھ ایک ہو جاتا ہے۔

مسیح یسُوع کا کام

پس جب کامل خدا اور کامل انسان مسیح یسُوع ہمارے پاس آتا ہے تو وہ تین بڑے کام کرتا ہے:-

(۱) خدا کی خود انکارانہ محبت۔ پاکیزگی۔ اور گُناہ سے کراہیت کا کامل مکاشفہ کرتا ہے۔

(۲) انسانوں کی خاطر اپنی جان قربان اور نذر کر دیتا ہے۔

(۳) اور ہمیں اپنی جلالی اور فتحیاب زندگی بخشتا ہے۔

(۱) خدا کی خود انکارانہ محبت۔ پاکیزگی اور گُناہ سے کراہیت کا کامل مکاشفہ کرتا ہے

خدا کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ بیٹے نے جو باپ کی گود میں

ہے۔ اُس ہی نے بتلا دیا" (یوحنا ۱/۱۸) خداوند مسیح ہمارے درمیان رہ کر اپنے کام۔ کلام اور تعلیم کے ذریعہ اُن باتوں کا انکشاف کرتا ہے جو انسانی عقل سے بعید اور انسانی فہم سے بالا ہیں۔ خداوند مسیح باپ کے خود انکارانہ محبت سے پُر اور پاکیزہ دل کو ہمارے سامنے کھول کے رکھدیتا ہے۔ اور اپنے کام۔ کلام اور خاصکر اپنی موت کے ذریعہ بتاتا ہے کہ باپ کو ہم سے کس قدر محبت ہے۔ ہماری زندگی کے ہر امر۔ زندگی کی مسافرت کے ہر مرحلے اور روزمرہ کی آزمائشوں میں وہ ہمارے ساتھ ہے۔ ہمارا ہمدرد ہے۔ ہمارے ہر دُکھ۔ بیماری اور ضرورت کو محسوس کرتا۔ ہر امر کو سرانجام دیتا۔ اور ہر جائز ضرورت کو پُورا کرتا ہے۔ اور نہ فقط ہماری جسمانی ضرورتوں ہی میں ہمارا حامی اور مددگار رہے بلکہ ہم سے یہانتک محبت رکھتا ہے۔ کہ وہ ہم گنہگاروں کے ساتھ اپنے تئیں ایک کر دیتا ہے۔ ہمارے گناہوں کو یہانتک محسوس کرتا ہے کہ گویا اُس کے اپنے ہیں (یشعیاہ ۵۳ باب) "وہ جو گُناہ سے واقف نہ تھا ہماری خاطر گناہ بن جاتا ہے" (۲ کرنتھیوں ۵/۲۱) اور اُس کے نتیجوں یعنی لعنت۔ رُسوائی۔ شرم۔ دُکھ اور موت کو اپنے اُوپر گوارا کرتا ہے (گلتیوں ۳/۱۳) حتیٰ کہ اسی حالت میں ہماری خاطر باپ سے جُدائی بھی قبول کر لیتا ہے (متی ۲۷/۴۶)۔ گناہ اور شیطان کے خلاف لڑتا۔ ہماری ساری آزمائشوں میں شامل ہوتا۔ اور گُناہ۔ شیطان۔ آزمائش اور موت پر غالب آتا ہے۔

غرضیکہ خداوند مسیح اپنی زندگی اور خاصکر صلیبی دُکھ اور مَوت کے وسیلے ہم پر یہ کشف کرتا ہے کہ مَیں عاشق صادق ہوں جو اپنی بے وفا معشوقہ کی خاطر اپنی جان قربان کر رہا ہوں۔ مَیں محبت والا باپ ہوں جو اپنے کھوئے ہوئے بیٹے کو ڈھونڈ رہا ہوں مَیں رحمدل بادشاہ ہوں جو اپنی باغی رعیت کی خاطر اپنا خُون بہا رہا ہوں پھر اپنی زندگی اور خاصکر اپنی مَوت سے یہ کشف کر دیتا ہے کہ باپ کے پاکیزہ دل کو ہماری بیوفائی سے ہمارے گھر کو چھوڑ دینے اور اُس کی محبت پر شک لانے سے اُس کے محبت سے معمُور اور پاکیزہ دِل کو کیسی چوٹ لگتی ہے کہ اُس کا دل ٹُوٹ رہا ہے۔

پھر خداوند مسیح یہ ظاہر کرتا ہے کہ گو باپ ہمیں دل سے پیار کرتا اور دل سے چاہتا ہے کہ ہم اُس کی قربت اور رفاقت میں واپس آئیں لیکن ہم میں ایک چیز ہے جسے اُس کی پاکیزہ آنکھ دیکھنا گوارا نہیں کر سکتی۔ اُس کا پاکیزہ اور پُر محبت دِل برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ ہمارا گناہ۔ خودی۔ سرکشی اور بے وفائی ہے جس کا لازمی نتیجہ باپ سے جُدائی یا مَوت ہے "گناہ کی مزدُوری مَوت ہے" (رومیوں ۶: ۲۳) پھر خداوند مسیح ہم پر یہ ظاہر کرتا ہے کہ رَوشنی اور تاریکی میں دائمی جنگ اور جُدائی ہے۔ اور گو تاریکی دُنیا میں چند دن کے لئے بظاہر غالب نظر آئے۔ تاہم آخرکار پاکیزگی۔ محبت اور خود انکاری ہی کی حقیقی فتح ہو گی۔

پس خداوند مسیح اپنی صلیبی موت کے وسیلے باپ کی محبت۔ خود انکاری۔ پاکیزگی اور راستبازی اور گناہ سے نفرت کا اظہار بدرجۂ کمال کرتا ہے تاکہ اُس پاکیزہ اور خود انکارانہ محبت کی کشش سے ہمارے دلوں میں توبہ اور راستبازی پیدا کرے۔

۲-انسانوں کی خاطر اپنی جان قربان اور نذر کر دیتا ہے

خداوند مسیح ہمارا نمائندہ یا ہمارا سر اور سردار ہو کر ہماری خاطر ہر ایک اہم کام سرانجام دیتا ہے۔ وہ انسانی تجربوں میں خواہ وہ کتنے ہی گہرے اور تاریک کیوں نہ ہوں شامل ہو کر اُن سے گزر جاتا ہے۔ ہماری خاطر تمام انسانی آزمائشوں پر خواہ وہ کتنی ہی مشکل کیوں نہ ہوں غالب آتا ہے۔ ہمارے گناہوں کو خواہ وہ کتنے ہی گھنونے کیوں نہ ہوں محسوس کرتا اور ہمارے ساتھ پوری ہمدردی کرتا ہے۔ شیطان۔ دنیا اور خودی سے لڑائی کرتا اور کامل فتح پاتا ہے۔ پس ہماری خاطر گناہ سے نفرت اور شرم و پشیمانی کا پورا اظہار کرتا۔ اور باپ کی کامل فرمانبرداری کر کے موت بلکہ صلیبی موت تک بھی فرمانبردار رہتا ہے (فلپیوں ۲/۸)۔

پس خداوند مسیح باپ کی کامل محبت اور خود انکاری۔ باپ کی کامل پاکیزگی۔ گناہ سے نفرت اور گناہ سے پوری پشیمانی۔ اور باپ کی کامل فرمانبرداری کا اظہار کر کے ہماری خاطر اپنے تئیں باپ کے

حضور قربان اور نذر کرتا اور ایک پُوری۔ کامل اور کافی قربانی نذر اور معاوضہ دیتا ہے۔

باپ اس قربانی اور نذر کو بخوشی قبول کرتا ہے۔ اور اپنے پیارے بیٹے کی خاطر اُن سب کو جو اُس کے وسیلے یا اُس میں یا اُس کے ساتھ پیوند ہوکر۔ یا اُس پر ایمان لاکر باپ کے پاس آتے ہیں اُن کو معاف کرنے۔ اور اپنی پدرانہ شفقت میں لینے کو ہمیشہ تیار ہے۔ بشرطیکہ جیسا مسیح نے اپنے آپ کو ہمارے ساتھ ایک کر دیا۔ تو چاہئیے کہ ہم بھی اپنے آپ کو اُس کے ساتھ ایک کر دیں۔ اگر ہم اپنے آپ کو اُس کی نمائندگی میں شامل کریں۔ اور ہماری ناقص توبہ اُس کی کمال پشیمانی۔ اور ہماری ناقص کوشش اُس کی کمال فرمانبرداری میں شامل ہو تو اُس کے ساتھ ایک ہو جائینگے۔ اور اگر ہم اُس کے دُکھوں میں شریک ہوں تو اُس کے جلال میں بھی شریک ہونگے (رومیوں ۸/۱۷) اگر ہم اُس میں قائم اور اُس میں پیوند ہوں (یوحنا ۱۵/۴)۔ اور اپنے آپ کو اُس کے سپرد کر دیں۔ تو باپ ہم کو اپنے پیارے بیٹے کی خاطر قبول کرتا اور معاف کرکے اپنی پدرانہ شفقت میں لے لیتا ہے۔

پس وہ خداوند مسیح کی قربانی۔ نذر یا کفارہ ہی ہے جو باپ کی خود انکارانہ محبت۔ پاکیزگی۔ گناہ سے کراہیت۔ پشیمانی اور کمال فرمانبرداری کا اظہار کرکے ہمارے دل۔ دماغ۔ مرضی اور رُوح پر

کشش کرتا۔ ہمارے دلوں میں توبہ اور ایمان پیدا کر کے مسیح کے پاس کھینچ لاتا۔ اور باپ سے معافی کا حقدار کر دیتا ہے۔

۳۔ اپنی جلالی اور فتحیاب زندگی ہمیں بخشتا ہے

مسیح یسوع ہماری خاطر اپنے آپ کو صرف قربان کرنے ہی پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ اپنے جی اُٹھنے کے بعد اپنی روحانی۔ جلالی اور فتحیاب زندگی ہمیں عنایت کرتا ہے تاکہ اُس کی پُر محبت۔ خود انکارانہ۔ پاکیزہ اور فرمانبردارانہ الٰہی زندگی ہمارے درمیان سکونت اور ہمارے دلوں پر تسلط کرے۔ اور ہمیں روزمرہ اپنی مقدس شکل پر ڈھالتی جائے۔ چنانچہ مسیح کہتا ہے کہ "تم مجھ میں قائم رہو اور میں تم میں"۔ "میں انگور کا درخت ہوں اور تم ڈالیاں ہو"۔ "مجھ سے جدا تم کچھ نہیں کر سکتے" (یوحنا ۱۵ باب)۔ رسول کہتا ہے "کہ اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے (فلپیوں ۲/۲۰)۔
"مسیح ایمان کے وسیلے تمہارے دلوں میں سکونت کرے" (افسیوں ۳/۱۷)
"مسیح سے جو مجھے طاقت بخشتا ہے میں سب کچھ کر سکتا ہوں"۔
(فلپیوں ۴/۱۳)۔

پس خداوند مسیح اپنے کفارہ کے ذریعہ باپ کی خود انکارانہ محبت پاکیزگی اور گناہ سے کراہیت اور نفرت کا اظہار کر کے۔ ہماری خاطر گناہ سے پشیمانی اور باپ کی کامل تابعداری سرانجام دے کر ہمارے دلوں کو اپنی طرف کھینچ کر۔ اپنے ساتھ پیوند۔ اور باپ کے حضور پیش

کرکے ہم کو معافی کا حقدار کراتا اور زندہ جلالی مسیح اپنی پُر محبت
پاکیزہ۔ فرمانبردار۔ اور قوّت سے معمُور زندگی ہمیں عطا کرکے اپنی
صورت پر بناتا جاتا ہے۔

"ہم اُس کے فضل کے سبب اُس مخلصی کے وسیلے سے جو مسیح یسُوع
میں ہے۔ مُفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اسے خدا نے
اس کے خُون کے باعث ایک کفارہ ٹھہرایا" (رومیوں ۳/۲۵)۔

"مسیح ہمارے گناہوں کا کفّارہ ہے۔ فقط ہمارے گناہوں کا
نہیں بلکہ تمام دُنیا کے گُناہوں کا بھی"۔ (۱ یوحنا ۲/۲)

پس کفارہ ہی وہ تجویزِ الٰہی ہے جس کے باعث گنہگار کے گُناہ
ڈھانپے جا سکتے ہیں۔ اور خدا کے لئے ممکن ہوتا ہے کہ گنہگار کو معافی
بخشے اور دِلی تبدیلی پیدا کرکے بحال کرے۔

تمام شُد

واشنگٹن پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام
مسٹر ایم۔ کے۔ خان مہاں سنگھ باغ۔ لاہور چھپا

Cl. No. 234.5 DIN

Author DINANATH, Padri K.N.

Title Kaffra (Atonement) (URDU)

Accession No. 11710

Date | Signature

5928.

DINANATH. K.N.

ATONEMENT
(in URDU)

234.5
DIN

5928